السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک عورت اپنے آپ کو صحیح النسب جان کر کہتی ہے کہ میں خاوند کے پاس نہیں جاتی میرا خاوند ولد الزنا ہے۔ اگر میں خاوند کے پاس جاؤں گی تو میری اولاد بھی حرامی ہوگی اور میرا نکاح اس کے ساتھ درست نہیں اور عورت اور اس کے والدین اور غیر لوگ بھی کہتے ہیں کہ عورت صحیح النسب کا نکاح مرد ولد الزنا سے شرع شریف میں درست نہیں ہے اور ولد الزنا دوزخی ہے سو یہ کہنا عورت اور اس کے والدین اور غیر لوگوں کا صحیح ہے یا نہیں ؟ موافق قرآن وحدیث واقوال صحابہ بسند صحیح بتفصیل جواب تحریر فرمائیں۔

---

# الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عورت یا اس کے والدین یا اور لوگوں کا یہ کہنا کہ عورت صحیح النسب کا نکاح مرد ولد الزنا سے شرع شریف میں درست نہیں ہے بالکل غلط ہے شرع شریف میں کہیں اس کا پتا نہیں ہے عورت مسلمہ کے نکاح کے لیے صرف اس قدر شرط ہے کہ مرد بھی مسلمان ہی ہو۔ غیر ملت کا شخص نہ ہو اور یہ کہ ولد الزنا بھی نہ ہو کہیں سے یہ ثابت نہیں ہے محض بے اصل ہے اسی طرح عورت یا اس کے والدین یا اور لوگوں کا یہ کہنا کہ ولد الزنا دوزخی ہے بھی غلط ہے۔ اصول شرع شریف سے یہ ہے کہ ایک شخص کے گناہ سے دوسرا شخص نہیں پکڑا جاتا جو گناہ کرتا ہے وہی پکڑا جاتا ہے اس مضمون کی آیات کریمات قرآن مجید میں بہت ہیں جیسے :

وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ١٦٤ ... سورة الانعام

(اور نہ کوئی بوجھ اٹھانے والی کسی دوسری کا بوجھ اٹھائے گی) واللہ تعالیٰ اعلم۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

## مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

## کتاب النکاح، صفحہ:414

### محدث فتویٰ